M.A. Islamic Studies Sem I. paper 106
Topic: Orientalist and Hadith
By. Dr. Mumtaz Alam Razvi

مستشرقین اور علم حدیث

مستشرقین نے علم حدیث کا مطالعہ کیا خصوصاً یہ مستشرقین نے اس میں خامی تلاش کی جاتی ہے ذیل میں اس کے اعتراضات اور اس کی حقیقت پیش کی جاتی ہے۔

مستشرقین نے حدیث کے بارے میں یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی کہ دور اول کے مسلمان حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے مسلمانوں میں یہ خیال بعد کے دور میں پیدا ہوا جوزف شاخت نے کہا ہے کہ امام شافعی سے دو پشت پہلے احادیث کی موجودگی کا کوئی اشارہ ملتا ہے تو یہ شاذ اور استثنائی واقعہ ہے۔ آرتھر جیفری کہتا ہے کہ پیغمبر کے انتقال کے بعد ان کے پیروکاروں کی بڑھتی ہوئی جماعت نے محسوس کیا کہ مذہبی اور معاشرتی زندگی میں بے شمار ایسے مسائل ہیں جن کے متعلق قرآن میں کوئی رہنمائی موجود نہیں ہے لہذا ایسے مسائل کے حل کے لیے احادیث کی تلاش شروع کی گئی۔

محدثین کے یہاں اسناد کی جو اہمیت ہے وہ دلائل کی محتاج نہیں ہے حتی کہ ابن المبارک نے اسناد کو دین قرار دیا ہے مستشرقین جو کہ اسناد کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہیں اس لیے انہوں نے اسناد کے من گھڑت ہونے کا اعتراض کر کے احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دینے کی کوشش کی اور دعویٰ کیا کہ احادیث کو دور ثانی میں لوگ مختلف اقوال وافعال کو محمد کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے شاخت اور اسپرنگر ان مستشرقین میں شامل ہیں جن کے نزدیک اسناد کا آغاز دوسری صدی کے اواخر یا تیسری صدی کے اوائل میں شروع ہوا۔ گولڈ زیہر موطا امام مالک پر بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ امام مالک نے اسناد کی تفصیل بیان کرنے کے لئے کوئی مخصوص طریقہ اختیار نہیں کیا بلکہ اکثر و بیشتر وہ عراقی محدثوں کی طرح ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن کا سلسلہ اسناد صحابہ تک

30/06/21

DATE

سوالیہ ہے اور ان میں مشہور مستشرقین میں جیسے جوزف شاخت کا
کہنا ہے کہ ان مفروضوں کو قائم کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسناد
کو باقاعدہ استعمال کا رواج دوسری صدی ہجری سے قبل ہو چکا تھا
مغربی مورخین نے اسناد کے مکمل ہونے کو امام شافعی کی
اختلافات کا نتیجہ قرار دیا ہے

مستشرقین میں سے بعض کہتے ہیں کہ اسلام کی روایت
کے مجموعوں سے متعلق احادیث کو بار بار سامنے لایا گیا ہے ... پیغمبر اسلام
ساری احادیث نے مذہب اسلام کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ان کے پاس معجزہ دکھانے کی
قوت ہے اس لیے معجزات کی احادیث عیسائی تعلیمات کے زیر اثر
تشکیل پذیر ہوئیں اس قسم کے دعوے کرنے والوں میں خاص
کے نام قابل ذکر ہیں

یہ خیال ان کے ذہن میں اس لیے آیا کہ کتابت حدیث
سے منع کر دیا گیا تھا اس لیے حدیث ان کے بقول ضائع ہو گئی یا مشتبہ
ہو گیا اس لیے کسی حدیث کو ... کرنا غلط ہے
الفرڈ گیوم نے کہا ہے کہ حدیث کے مجموعے ... مدون ہوئے
... نے کہا ہے کہ زبانی حفظ پر حدیث کا اعتبار ہے اس میں
... ہو گئی انہوں نے صحابہ سے احادیث گھڑی ہے
رواج ہے ان پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے حضرت ابوہریرہ
امام اوزاعی وغیرہ شدید سخت ...
الزام لگایا گیا ہے مگر حقیقت حال اس کے برعکس
ہے